عورت نے مسجد میں جا کر جمعہ پڑھ لیا تو ظہر ساقط ہو جائے گی؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ یہ تو معلوم ہے کہ عورتوں کے لیے مسجد کی جماعت میں حاضر ہونا جائز نہیں، البتہ اگر کسی مسجد میں عورتیں باپردہ ہو کر جمعہ پڑھنے جاتی ہوں اور امام صاحب ان کی نیت بھی کرتے ہوں، تو جو عورت جمعہ کی نماز اس طور پر باجماعت ادا کرلے، تو کیا اس سے ظہر کی نماز ساقط ہو جائے گی یا پڑھنی ہوگی؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

شریعتِ اسلامیہ کی رو سے عورت پر نمازِ جمعہ فرض نہیں ہے، بلکہ وہ جمعہ کے دن بھی عام دنوں کی طرح اپنے گھر میں نمازِ ظہر ادا کرے گی، نیز عندالشرع عورتوں کا مسجد میں (مردوں کی جماعت میں) آنا ممنوع ہے، خواہ جمعہ کی ادائیگی کے لیے ہو یا علاوہ جمعہ دیگر نمازوں کے لیے، بہر صورت ممنوع ہے، البتہ اگر کوئی عورت کسی قابلِ اقتدا امام کے پیچھے (اقتداء کی شرائط کی رعایت کے ساتھ) نمازِ جمعہ ادا کرلیتی ہے، جبکہ جمعہ اپنی شرائط کے ساتھ درست ہو (مثلاً شہر یا فنائے شہر میں ہو، اذن عام ہو وغیرہ)، تو اس کا جمعہ ہو جائے گا اور اس سے نمازِ ظہر ساقط ہو جائے گی۔

عورت پر جمعہ فرض نہیں، چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے: ”قال: الجمعة واجبة على كل حالم، إلا على أربعة، على الصبي، و المملوك، والمرأة، والمريض“ ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نمازِ جمعہ ہر بالغ شخص پر فرض ہے، مگر چار افراد پر (فرض نہیں) نابالغ بچہ، غلام، عورت اور مریض۔ (السنن الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 261، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

شمس الآئمہ، امام سَرَخْسِی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 483ھ/1090ء) لکھتے ہیں: ”أما الشرائط في المصلي لوجوب الجمعة فالاقامة والحرية والذكورة والصحة... والمرأة كذلك مشغولة بخدمة الزوج منهية عن الخروج شرعا لما في خروجها إلى مجمع الرجال من الفتنة“ ترجمہ: نمازی پر جمعہ فرض ہونے کی کچھ شرائط ہیں، یعنی مقیم ہونا، آزاد ہونا، مرد ہونا، تندرست ہونا۔ اور عورت پر اس لیے جمعہ فرض نہیں کہ وہ اپنے شوہر کی خدمت میں مصروف ہوتی ہے، نیز اس کو گھر سے نکال کر مسجد وغیرہ مردوں کے اجتماع میں لانا فتنے کا باعث ہے۔ (مبسوط سرخسی، کتاب الصلاۃ، جلد 2، صفحہ 22، مطبعۃ السعادۃ، مصر)

ملک العلماء علامہ کاسانی حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 587ھ/1191ء) لکھتے ہیں: ”وأما المرأة فلأنها مشغولة بخدمة الزوج ممنوعة عن الخروج إلى محافل الرجال لكون الخروج سببا للفتنة، ولهذا لا جماعة عليهن ولا جمعة عليهن أيضا“

ترجمہ: بہر حال عورت، تو یہ چونکہ اپنے شوہر کی خدمت میں مصروف ہوتی ہے، (اس لیے اس پر جمعہ فرض نہیں) اور اس کا جمعہ کے لیے مردوں کے اجتماع میں آنا ممنوع ہے، کیونکہ اس کا گھر سے نکلنا فتنے کا سبب ہے، اسی وجہ سے عورتوں پر جمعہ و جماعت کی حاضری نہیں ہے۔ (بدائع الصنائع، کتاب الصلاۃ، جلد 1، صفحہ 258، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

عورتوں کو جماعت کی حاضری کی ممانعت کے متعلق بخاری شریف، سنن ابی داؤد، مسند احمد اور دیگر کتب حدیث میں ہے: والنظم للاول: "عن عائشة رضي الله عنها، قالت: لو ادرک رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ما احدث النساء لمنعهن المسجد كما منعت نساء بني اسرائيل" ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جو باتیں عورتوں نے اب پیدا کرلی ہیں، اگر یہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ملاحظہ فرماتے، تو ضرور انہیں مسجد سے منع فرما دیتے، جیسے بنی اسرائیل کی عورتیں منع کر دی گئیں۔ (صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب خروج النساء الی المساجد، جلد 1، صفحہ 183، مطبوعہ دار طوق النجاۃ، بیروت)

مذکورہ بالا حدیثِ پاک کے تحت شارحِ بخاری، علامہ بدر الدین عینی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 855ھ/1451ء) لکھتے ہیں: "قوله "ما أحدث النساء" أي ما أحدثت من الزينة والطيب وحسن الثياب ونحوها (قلت) لو شاهدت عائشة رضي الله تعالى عنها ما أحدث نساء هذا الزمان من أنواع البدع والمنكرات لكانت أشد إنكارا" ترجمہ: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا فرمان "جو کچھ عورتوں نے اب پیدا کرلیا ہے" یعنی زیب و زینت، خوشبو اور عمدہ لباس وغیرہ پہن کر مسجد آنا۔ میں کہتا ہوں: اگر سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وہ ملاحظہ فرمالیتی، جو کچھ اب ہمارے زمانے کی عورتوں نے پیدا کرلیا ہے، یعنی طرح طرح کی بدعات و خرافات، تو اور زیادہ سختی فرماتیں۔ (عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ، جلد 6، صفحہ 158، مطبوعہ بیروت)

علامہ زَیلعی حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 743ھ/1342ء) لکھتے ہیں: "والمختار في زماننا المنع في الجميع لتغير الزمان" ترجمہ: تغیرِ زمانہ کی وجہ سے مختار یہ ہے کہ تمام نمازوں میں (عورتوں کو جماعت میں آنے) کی ممانعت ہے۔ (تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق، کتاب الصلاۃ، جلد 1، صفحہ 140، مطبوعہ قاھرۃ)

جس پر جمعہ فرض نہیں، اگر وہ جمعہ ادا کرلیتا ہے، تو جمعہ ہو جائے گا، جیساکہ علامہ زَیلعی حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 743ھ/1342ء) لکھتے ہیں: "(ومن لا جمعة عليه إن أداها جاز عن فرض الوقت)، لأن السقوط لأجله تخفيفا فإذا تحمله جاز عن فرض الوقت كالمسافر إذا صام والذي لا جمعة عليه هو المريض والمسافر والمرأة والعبد" ترجمہ: اور جس پر جمعہ فرض نہیں، اگر وہ ادا کرلیتا ہے، تو یہ اس وقت کے فرض کی طرف سے کافی ہو جائے گا، اس لیے کہ ان سے جمعہ کی فرضیت کو ساقط کرنا، ان کی آسانی کے لیے تھا، تو جب انہوں نے خود ہی مشقت برداشت کرتے ہوئے جمعہ ادا کرلیا، تو یہ وقتی فرض کی طرف سے کافی ہے، جس طرح مسافر رخصت کے باوجود فرض روزہ رکھ لے، (تو اس کا فرض ادا ہو جاتا ہے) اور وہ لوگ جن پر جمعہ فرض نہیں، وہ مریض، مسافر، عورت اور غلام ہیں۔ (تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق، کتاب الصلاۃ، جلد 1، صفحہ 221، مطبوعہ قاھرۃ)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات : 1367ھ/1947ء) لکھتے ہیں : "جمعہ واجب ہونے کے لیے گیارہ شرطیں ہیں، ان میں سے ایک بھی معدوم ہو، تو فرض نہیں **پھر بھی اگر پڑھے گا، تو ہو جائے گا۔**" (بہارِ شریعت، جلد 1، حصہ 4، صفحہ 470، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

جمعہ ادا کرنے کی صورت میں نمازِ ظہر ساقط ہو جائے گی، جیسا کہ ملک العلماء علامہ کاسانی حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں : "هؤلاء الذين لا جمعة عليهم إذا حضروا الجامع وأدوا الجمعة فمن لم يكن من أهل الوجوب كالصبي والمجنون فصلاة الصبي تكون تطوعا ولا صلاة للمجنون رأسا، ومن هو من أهل الوجوب كالمريض والمسافر والعبد والمرأة وغيرهم تجزيهم ويسقط عنهم الظهر" ترجمہ : جن افراد پر جمعہ لازم نہیں، اگر یہ مسجد وغیرہ آکر نمازِ جمعہ ادا کر لیتے ہیں، تو ان میں سے جو افراد وجوب کے اہل ہی نہیں، مثلاً بچہ یا مجنون، تو بچہ کی نماز نفل شمار ہو جائے گی اور مجنون کے ذمے سرے سے کوئی نماز ہی نہیں **اور جو وجوب کی اہلیت رکھتے ہیں، مثلاً مریض، مسافر اور عورت وغیرہ، تو ان کا جمعہ ہو جائے گا اور ان سے ظہر ساقط ہو جائے گی۔** (بدائع الصنائع، کتاب الصلاۃ، جلد 1، صفحہ 259، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

علامہ ابن نجیم مصری حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات : 970ھ/1562ء) لکھتے ہیں : "(ومن لا جمعة عليه إن أداها جاز عن فرض الوقت)۔۔۔وأما من كان أهلا للوجوب كالمريض والمسافر والمرأة والعبد يجزئهم ويسقط عنهم الظهر" ترجمہ : جس پر جمعہ فرض نہ ہو اگر وہ اس کو ادا کرلے تو اس کے فرضِ وقت ادا ہو جائیں گے، **بہر حال جو جمعہ کے واجب ہونے کا اہل ہو جیسے کہ مریض مسافر، عورت اور غلام تو ان کی طرف سے جمعہ ادا ہو جائے گا اور ان سے ظہر ساقط ہو جائے گی۔** (البحر الرائق، جلد 2، صفحہ 164، مطبوعہ دار الکتاب الاسلامی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر : OKR-0138

تاریخ اجراء : 14جمادی الاول 1447ھ/06نومبر 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net